بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Regd No P/GDP-23

Phone No 35.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 1989

شبیہ مبارک سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

آپ ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ ۱۰؍جون ۱۹۸۸ء کو آپ نے تمام مکذّبین کے سربراہان کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ ۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء تا ۲۲؍مارچ ۱۹۹۰ء آپ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ نے ۱۲۰ ممالک میں صد سالہ جشن تشکر نہایت والہانہ انداز میں منایا اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جو روحانی فتوحات آپکو عطا فرمائیں اسکی نظیر کسی دوسرے فرقہ یا جماعت میں دکھائی نہیں دیتی ——————— (ایڈیٹر)

خصوصی اشاعت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

مسیح موعودؑ نمبر

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اداریہ

جشنِ تشکر کا نہایت مبارک آغاز و انجام

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر قیادت چیلنج مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ نے جو ایک سال تک جشنِ تشکر منایا۔ وہ اس قدر برکتوں سے معمور سال گزرا ہے کہ کسی فرقہ یا جماعت میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بعض جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے!

● ۔"بدر" کی اشاعت کے لئے جمعرات کا دن مقرر ہے الٰہی تصرف ملاحظہ ہو کہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو جو جشنِ تشکر کا پہلا دن تھا اور ۲۲ر مارچ ۱۹۹۰ء جو یومِ اختتام تھا یہ دونوں روز "بدر" کے یوم اشاعت تھے۔ اور ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو ہی جشنِ تشکر کے عنوان سے "بدر" کی دیدہ زیب خصوصی اشاعت منظرِ عام پر آئی۔ اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے دائمی مرکز کے جلوس اور جلسے کے موقعہ پر احمدیت کی عظمت کا اظہار کرنے کے لئے ہمارے غیر مسلم بھائیوں کے قلوب کو غیر معمولی طور پر جھکا دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک ؎

یہ قادیاں ہے تیرا میکدہ نہیں ساقی ، یہاں کی خاک سے انساں بنائے جاتے ہیں۔

● ۔ اسی مبارک سال میں مکمل قرآن کریم کے ۲۷ زبانوں میں، اور ۱۱۰ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات، اور ۱۱۲ زبانوں میں منتخب احادیث، اور ۱۰۷ زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے منتخب اقتباسات کے تراجم جماعت احمدیہ کو شائع کرنے کی توفیق ملی۔

● ۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کو ۱۱۱ مساجد تعمیر کرنے کی امسال توفیق ملی اور ۲۰۱ مساجد مختلف ممالک میں بنی بنائی تعمیر شدہ مساجد جماعت کو عطا ہوئیں یہ مساجد گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے سے ان کے اماموں سمیت عطا ہوئیں۔ ● ۔ مختلف ممالک میں ۴۴۰ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ صرف ایک ملک گیمبیا میں جماعتوں کی تعداد ۱۶ سے بڑھ کر ۱۲۰ ہو گئی اسی طرح گیمبیا کے ایک ہمسایہ ملک میں جماعتوں کی تعداد ۶ سے بڑھ کر ۶۶ ہو گئی۔ ہندوستان میں بھی احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی سامان ظاہر ہوئے۔ ● ۔ پرتگال آئرلینڈ اور گوئٹے مالا میں نئے مشن ہاؤسز جماعت کو عطا ہوئے افریقن ممالک میں مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعمیر کے لئے ۱۶ نئی عمارتیں و قطعات خریدے گئے جن کی تعداد ۱۷۵ سے ۱۹۱ ہو گئی ● ۔ ہمبرگ مغربی جرمنی میں مساجد اور مشن ہاؤس اور بعض دوسری ضروریات کے لئے ۷۰ ایکڑ زمین خریدی گئی، مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے ۲۰۰۶ بچوں کی زندگیاں وقف کر کے جماعت کو پیش کیں۔ ● ۔ صرف کینیڈا میں T.V. ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ جشنِ تشکر کی تقریبات کی خبریں ۸ ملین سے زیادہ افراد تک پہنچیں ● ۔ خود ہمارے ملک ہندوستان میں صد سالہ جشنِ تشکر کی تقریبات کو T.V. ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اس قدر اعلیٰ پیمانہ پر COVERAGE ملی کہ ایک تخمینہ کے مطابق ۵۰ کروڑ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ یہ صرف دو ملکوں کی مثال ہے فرداً فرداً تمام ممالک کا ذکر یہاں ممکن نہیں ● ۔ حکومت سیرالیون نے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر ڈاک کا ایک یادگاری ٹکٹ شائع کیا یہ جماعت کی سو سالہ تاریخ میں پہلا واقعہ ہے ● ۔ جشنِ تشکر کے موقعہ پر کینیڈا کے درج ذیل سات شہروں کے میئرز نے "احمدیہ مسلم ڈے" اور "احمدیہ مسلم ویک" ڈکلیئر کئے۔ کیلیگری، وِنی پگ، سسکاٹون، رجائنا، سکاربرو، نارتھ پارک، ونڈسر، ● ۔ امسال احمدیت میں داخل ہونے والی سعید روحوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ رہی ہے۔ صرف ایک ملک مالی میں چالیس ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں ● U.K کے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر ایک اخبار The Guardian نے ۱۴ر اگست ۱۹۸۹ء میں حاضرین کی تعداد پندرہ ہزار بتائی تھی اور اسی اخبار نے مخالفین کی ختمِ نبوت کانفرنس لندن کے حاضرین کی تعداد تین سو سے بھی کم بتائی تھی، ● ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کو اس سال خدا تعالیٰ نے بڑی عظمت اور شہرت عطا فرمائی اور مختلف ممالک اور حکومتوں کی طرف سے عظیم الشان خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسی طرح مختلف ممالک کے دوروں کے دوران حکومتوں کے صدران اور وزراء نے حضور انور کو پروقار طور پر خوش آمدید کہا۔ اور نہایت عزت و تکریم کا سلوک کیا۔ پریس نے بھی حضور انور کے دوروں کو وسیع پیمانہ پر COVERAGE دی حضور انور کی معرکۃ الآراء کتاب MUDER IN THE NAME OF ALLAH کو مختلف ممالک کی نمایاں شخصیات نے سراہا اس پر قابلِ قدر ریمارکس دیئے۔ اور تبصرے کئے۔ ● ۔ مختلف ممالک اور علاقوں میں پرکشش نمائشوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ "بدر" کی اسی اشاعت میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کی پروقار نمائش کی رپورٹ پیش کی جا رہی ہے جو اہلِ بصیرت کیلئے نہایت ایمان افروز رموز کا منبع ہے۔ ● ۔ ایک نہایت ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے گذشتہ سال ۲۳ر مارچ کو ربوہ میں جشنِ تشکر منانے پر پابندی لگا دی تھی۔ اس کا غیر شعوری REACTION یہ ہے کہ ۲۲ر مارچ کو جشنِ تشکر کی آخری تاریخ ہے اور آج ۲۳ر مارچ کو حکومت پاکستان ایک پرعظمت گولڈن جوبلی منانے پر مجبور ہو گئی ہے۔ یہ ایک نیک فال ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ لوگ اسی روز کو احمدیت کا یوم تاسیس منانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ روحانی بصیرت سے ہی کہا جا سکتا ہے ورنہ قلوب کا بھید کون جانتا ہے ؎

موتی ہیں ان کی تہ میں کہ بیخبر کیسے خبر ، دِل تو سمندروں سے بھی گہرے ہیں دوستو!

● ۔ کیا مکذبین میں سے کسی فرقہ کا کوئی سربراہ پیش کیا جا سکتا ہے جسے حضرت امام جماعت احمدیہ کے برابر امسال روحانی فتوحات نصیب ہوئی ہوں؟ کوئی بھی نہیں ایک بھی نہیں۔ پس ہمارے پیارے مسلمان بھائیو! ان حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں ؎

کبھی تو میری محبت کا تم یقیں کر لو ، کہیں نہ عمر گزر جائے آزمانے میں

● ۔ اس جشنِ تشکر کے سال کو ایک بہت بڑی عظمت یہ بھی حاصل ہوئی ہے کہ کمیونزم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے خدا کے وجود کو مٹانے کیلئے اٹھا تھا ٹھیک ستر سال کے تجربہ کے بعد ناکام ہو گیا ہے اور روس سمیت تمام کمیونسٹ ممالک پر سے کمیونزم کی اجارہ داری ختم ہو گئی ہے اور یہ توحید خالص کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اور یہی احمدیت کے قیام کا مقصد وحید ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے۔ ان حالات میں ہم ادارہ "بدر" کی جانب سے صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک اختتام پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں قلب و روح کی گہرائیوں سے اٹھتی ہوئی آواز کے ساتھ ہدیہ تہنیت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ اس ہدیہ تبریک میں ہر احمدی کی والہانہ آواز بھی شامل ہے۔ ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے ، جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے۔ (درثمین)

(عبد الحق فضل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے تواتر سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مسیح موعودؑ نمبر

بابت

۲۴ر شعبان ۱۴۱۰ ہجری
۲۲ر امان ۱۳۶۹ ہش
۲۲ر مارچ ۱۹۹۰ء

جلد ۳۹
شمارہ ۱۱

شرحِ چندہ

سالانہ	۶۰ روپے
ششماہی	۳۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک	۲۵۰ روپے
فی پرچہ	۱-۲۵ روپیہ
خاص نمبر	۳ روپے

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

دبستانِ احمد کی سیر

ایک سَو مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ

مرتبہ مولانا محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ایک عجیب سرور بخش روحانی تجربہ ہے۔ اس بات میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں۔ پچھلے دنوں یہ خیال آیا کہ نئی صدی کی آمد کی مناسبت سے آپ کی تحریرات میں سے سَو فقروں کا انتخاب کیا جائے۔ اس مقصد سے کتب پر ایک سرسری نظر ڈالی تو معارف اور نکات معرفت سامنے آئے۔ انتخاب ایک مشکل مرحلہ بلکہ امتحان بن گیا۔ کسے لوں اور کسے نہ لوں۔ بہرحال سَو فقروں کا انتخاب پیش خدمت ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ان فقروں میں تحدّی، جلال، شوکت اور عظمت سب کچھ ہے۔ علم اور معرفت سے لبریز یہ ثمر ہے۔ معارف کے ایک قلزم بےکراں کا حکم رکھتے ہیں۔ ان میں نصیحت بھی ہے اور حکمت بھی۔ الغرض وہ سب کچھ ہے جو ایک طالب حق اور سالک راہِ مولیٰ کو چاہیئے۔ پڑھیئے اور خود اس خداداد علم کلام کی عظمت سے حظ اٹھایئے!

(۱) نورِ حق کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے (براہین احمدیہ حصہ سوم)
(۲) تم یقیناً سمجھو کہ صادقوں کے لئے اسی قدر اس کے دروازے کھل جاتے ہیں جس قدر ان کے صدق کا اندازہ ہے۔ (ایضاً) (۳) ... جو لوگ طلب کرتے ہیں وہی پاتے ہیں اور جو ڈھونڈتے ہیں انہیں کو ملتا ہے (براہین احمدیہ حصہ چہارم) (۴)۔ کوئی ایسا نہیں جس نے اس (خدا) کو طلب کیا اور نہ پایا۔ (ایضاً) (۵)۔ خدا اور بندہ میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خود بینی اور متکبرانہ ہے۔ (سرمہ چشم آریہ) (۶)۔ پرستش کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے (ایضاً)
(۷)۔ اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ (فتح اسلام) (۸)۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ (ایضاً) (۹)۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں (ایضاً) (۱۰)۔ اگر زمانہ پر تعصب نہ ہوتا ... جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا (ایضاً) (۱۱)۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ (ایضاً) (۱۲)۔ تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدیہ کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں (ایضاً) (۱۳)۔ [اسلام کے] اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے (ایضاً)
(۱۴) یقیناً سمجھو کہ تم ہرگز مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہارے پاس زبانیں ہیں مگر دل نہیں۔ جسم ہے مگر جان نہیں۔ آنکھوں کی پتلی ہے مگر اس میں نور نہیں (ایضاً)
(۱۵) میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ (ازالہ اوہام) (۱۶) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا (ازالہ اوہام) (۱۷)۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ (ایضاً) (۱۸)۔ جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ (ایضاً) (۱۹) کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔ (ایضاً)
(۲۰) اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو (ایضاً) (۲۱)۔ خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو (ایضاً) (۲۲) ایک بچہ کی طرح بن کر اس (خدا) کے حکموں کے نیچے چلو (ایضاً) (۲۳) نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ (ایضاً) (۲۴) حقیقی طور پر انسان کی کیا عزت ہے۔ صرف اس (خدا) کے نور کے پرتو پڑنے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ (آسمانی فیصلہ) (۲۵)۔ خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو (آئینہ کمالات اسلام) (۲۶) ایمان کا ایک ذرہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے (ایضاً) (۲۷)۔ دنیا میں ہر ایک ماتم زدہ ہے گریہ کناں۔ دنیا میں ہر ایک سوزش اور حرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن (ایضاً)
(۲۸)۔ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے (برکات الدعا)
(۲۹)۔ نبیوں کے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا تھا (ایضاً) (۳۰)۔ کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے (شہادت القرآن) (۳۱) جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ (ایضاً)
(۳۲) میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ (انوار الاسلام)
(۳۳) مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں (ایضاً)
(۳۴) انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے (نور القرآن اول)
(۳۵) صبر اور استقامت کے ساتھ تمام راست بازی کی راہوں کو پورا کرنا اور پاک اور بےلوث زندگی اختیار کرنا ہی اسلام کی جڑ اور اصل حقیقت ہے (ست بچن)
(۳۶) عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے (اسلامی اصول کی فلاسفی) (۳۷) ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔ (ایضاً) (۳۸) جو شخص .... ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ کہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیب۔ (ایضاً) (۳۹)۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)
(۴۰) پاک زندگی کے پانے کا مقام یہی دنیا ہے (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جوابات) (۴۱)۔ خدا ... کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے (کتاب البریہ) (۴۲) خدا کی راہ میں ہر ایک ذلت اور موت فخر کی جگہ ہے (ایضاً) (۴۳) خدا ... کی ہستی پر ذرہ ذرہ گواہ رہا ہے (ایضاً) (۴۴) ہماری تمام سعادت خداشناسی میں ہے (ایضاً)
(۴۵) ہمارا دل .... یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے (ایضاً)
(۴۶) تم اس خدا کے پانے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے (کشف الغطاء)
(۴۷) جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے (ایام الصلح) (۴۸) ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی (ایام الصلح) (۴۹) دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آ جاتا ہے۔ (ایضاً) (۵۰) ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے (ایضاً) ۔ (۵۱) تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے (ایضاً)
(۵۲) اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ (مسیح ہندوستان میں)
(۵۳) مقبولوں کا سوال جو بےقراری کے وقت کا سوال ہو ہرگز رد نہیں ہوتا (ایضاً)
(۵۴) میری سچائی کے لئے یہ کافی حجت ہے کہ میرے مقابل پر کسی قدم کو قرار نہیں (تریاق القلوب) (۵۵) صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو (ایضاً) (۵۶) میری روح نہایت لذت کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے (ضمیمہ تریاق القلوب) (۵۷)۔ میری روح تیرے نام سے ایسے اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے (ایضاً)
(۵۸) میں وہ درخت ہوں جسے مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے (تحفہ گولڑویہ)
(۵۹) اے لوگو! تم یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ (ایضاً) (۶۰)۔ خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بےموسم آیا ہوں اور نہ بےموسم جاؤں گا (ایضاً) (۶۱) میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر (اربعین) (۶۲)۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول (اربعین)
(۶۳) مجھ سے سمجھو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں (نزول المسیح)
(۶۴) اگرچہ میں دنیا میں ہوں مگر میں دنیا میں سے نہیں ہوں (ایضاً)

(۶۵) خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے۔ جس سے میں پیدا ہوا۔ (نزول المسیح) (۶۶) یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں (ایضاً) (۶۷) خدا کا قائل وہی ہے جس کی یقین کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ (ایضاً) (۶۸) اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو (ایضاً) (۶۹) چاہئیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ (کشتی نوح) (۷۰) سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ (ایضاً) (۷۱) تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو (ایضاً) (۷۲) جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے (ایضاً) (۷۳) نیکی کو مضبوط کر اداکرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو (ایضاً) (۷۴) ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں .... یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو (ایضاً) (۷۵) تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے (ایضاً) (۷۶) رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے (ایضاً) (۷۷) یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا (ایضاً) (۷۸) انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے (ایضاً) (۷۹) متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو (ایضاً) (۸۰) اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا (ایضاً) (۸۱) تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں، دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے (لیکچر سیالکوٹ) (۸۲) جس دل میں یہ خواہش اور یہ طلب نہیں کہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ یقینی طور پر اس کو نصیب ہو وہ ایک مردہ دل ہے۔ (ایضاً) (۸۳) [دعا] موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ (ایضاً) (۸۴) دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے (ایضاً) (۸۵) دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے (ایضاً) (۸۶) دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے (ایضاً) (۸۷) انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ) (۸۸)۔ صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ، وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ (ایضاً) (۸۹)۔ درد جس سے خدا راضی ہو، اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو (الوصیت) (۹۰)۔ وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو (ایضاً) (۹۱)۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ (ایضاً) (۹۲) ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔ (قادیان کے آریہ اور ہم) (۹۳) انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب توجہ لگا کر اس آگ کو باہر نکالتا ہے (حقیقۃ الوحی) (۹۴) میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں (ایضاً) (۹۵) خدا .... غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ (ایضاً) (۹۶) جب خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ (ایضاً) (۹۷) خالص محبت الٰہی اور خالص عشق الٰہی اخفا کو چاہتا ہے (چشمۂ معرفت) (۹۸) یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ خدا کو بجز خدا کی تجلی اور توجہ کے پا نہیں سکتے (چشمۂ معرفت) (۹۹) مال سے محبت مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ اگر تم مال کو نہیں چھوڑتے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا (اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء) (۱۰۰) قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسان کو دیوانہ سا بنا دے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ (اشتہار ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء)

درس حدیث شریف بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ :-

مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر ..... یکم تا ۱۰ رمضان المبارک
" " زین الدین صاحب حامد ..... ۱۱ تا ۲۰ "
" " محمد انعام صاحب غوری ..... ۲۱ تا آخر "

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

انوکل ٹھاکر ست سنگھ میں احمدی مبلغ کی تقریر

کلکتہ ۲ نومبر ۱۹۸۹ء۔ ٹھاکر انوکل چندر کے قائم کردہ ست سنگھ کی سالانہ تقریبات میں شرکت کے لئے خاکسار کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ کلکتہ یونیورسٹی کے وسیع و عریض ہال میں آٹھ صد سے زائد سامعین مرد و زن کے سامنے خاکسار کو بیس منٹ تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ قرآنی آیات اور وید و گیتا کے اشلوکوں کو پیش کرتے ہوئے خاکسار نے اتحاد بین المذاہب۔ مذہبی رواداری۔ مساوات و اخوت اور مسئلہ توحید باری تعالیٰ پر روشنی ڈالی۔ اور پھر مختلف مذاہب کی کتب سے کل یگ کی علامات اور موعود اقوام عالم کے بارے میں پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے آخر میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ اور آپ کی امن بخش تعلیمات کو پیش کیا۔ دوران تقریر حاضرین بار بار زوردار تالیوں سے تقریر کی پسندیدگی کا اظہار کرتے رہے۔ الحمد للہ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے آمین۔

خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اسلام کا ایک مقدس فریضہ ہے!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی صاحب نصاب کے لئے اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز کی ادائیگی ہر مومن کے لئے فرض ہے۔ پس اگر کوئی صاحب نصاب زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ اسی طرح قابل مؤاخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ اس لئے اگر کوئی احمدی صاحب نصاب بھائی زکوٰۃ کے مسائل کی ناسمجھی کی بناء پر کوتاہی اختیار کرتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ مسائل کو سمجھنے کے لئے نظارت ہذا سے رجوع کریں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق پیدا ہوتا ہے اور اس کی رضاجوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ صرف روحانی بیماریوں کی دوا ہے بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مرکزی مساجد قادیان میں ماہ رمضان المبارک کے دوران درس قرآن کریم و احادیث نبوی کا پروگرام

درس دینے والے احباب کے نام	یوم	تاریخ رمضان	از سورۃ تا سورۃ
مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب	۵	یکم تا ۵ رمضان	سورۃ الفاتحہ تا سورۃ النساء
" " محمد کریم الدین صاحب شاہد	۵	۶ تا ۱۰ "	" المائدہ تا " التوبہ
" " عبد الحق صاحب فضل	۳	۱۱ تا ۱۳ "	" یونس تا " الحجر
" " خورشید احمد صاحب انور	۳	۱۴ تا ۱۶ "	" النحل تا " الحج
" " منیر احمد صاحب خادم	۳	۱۷ تا ۱۹ "	" المؤمنون تا " العنکبوت
" " زین الدین صاحب حامد	۳	۲۰ تا ۲۲ "	" الروم تا " الزمر
" " محمد انعام صاحب غوری	۴	۲۳ تا ۲۶ "	" المؤمن تا " الحشر
" " جاوید اقبال صاحب اختر	۳	۲۷ تا ۲۹ "	" الممتحنہ تا " الناس

درس حدیث شریف بعد نماز ظہر مسجد مبارک :-

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ... یکم تا ۱۰ رمضان المبارک
" صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب .... ۱۱ تا ۲۰ " "
" مولانا عبد الحق صاحب فضل .... " " " " (متبادل)
" مولانا حکیم محمد دین صاحب ..... ۲۱ تا آخر " "

(آگے کالم ملاحظہ ہو)

خطبہ جمعہ

اس وقت بعض تحریکیں میرے پیش نظر ہیں جن کے متعلق میں آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں "افریقہ اور بھارت فنڈ"

مسجد واشنگٹن کی تحریک کی اور جیسا کہ ہونا چاہئے تھا میں نے جماعت کو نصیحت کی کہ آپ کے ملک کیلئے شایان شان

جگہ ہونی چاہئے ہندوستان وہ خوش نصیب ملک ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے آج بھی ہمارا دائمی مرکز

"آخرین" کا مرکز وہیں موجود ہے۔ اڑیسہ ایک ایسا صوبہ ہے جہاں جماعت کی اکثریت سفید پوش ہے یا غریب ہے اور آمد کے لحاظ سے زیادہ استقلال

کے ساتھ قربانی کرنے والا وہ صوبہ ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ر تبلیغ (فروری) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ توبہ کی آیات

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَ الرُّہۡبَانِ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَ الۡفِضَّۃَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۙ﴿۳۴﴾ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡہَا فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِہَا جِبَاہُہُمۡ وَ جُنُوۡبُہُمۡ وَ ظُہُوۡرُہُمۡ ؕ ہٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ﴿۳۵﴾

(سورۃ التوبہ آیات ۳۴، ۳۵)

کی تلاوت کی اور فرمایا:۔

یہ دو آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یقیناً بہت سے احبار اور رہبان یعنی پیر اور فقیر ایسے ہیں۔ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ۔ کہ وہ لوگوں کا مال باطل کے ذریعے کھاتے ہیں۔ وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اور مذہبی راہنما ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہوں سے روکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف آنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَ الۡفِضَّۃَ۔ اسی طرح وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ۔ اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ۔ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے۔ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡہَا فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ جس دن ان لوگوں پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ فَتُکۡوٰی بِہَا جِبَاہُہُمۡ اور ان کی پیشانیوں کو داغا جائے گا اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ اس چیز سے جو وہ جمع کرتے رہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہ پائی۔ ہٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ۔ وہ وہ کچھ ہے جو تم نے جمع کیا تھا لِاَنۡفُسِکُمۡ اپنی جانوں کے لئے۔ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ۔ پس اب اس جمع شدہ کو چکھ کے دیکھو۔ اس کا مزہ چکھو کہ وہ کیا چیز تھی۔

ان آیات میں وہ مضمون بیان کیا گیا ہے جو ان مذہبی قوموں پر صادق آتا ہے جو زمانہ نبوی سے دور جا چکی ہوں اور انحطاط پذیر ہو چکی ہوں۔

یہاں لفظ اَحۡبَار اور رُہۡبَان

کا ترجمہ میں نے پیر فقیر کیا ہے۔ لیکن یہ دونوں الفاظ مزید وضاحت کے محتاج ہیں۔ احبار، حبر سے نکلا ہے یا حِبر سے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ رونق اور خوبصورتی اور وہ لوگ جو صاحب رونق اور صاحب جمال ہوں ان کو احبار کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے ان الفاظ کو اچھے معنوں میں بھی استعمال فرمایا ہے اور برے معنوں میں بھی۔ ایسے نیک لوگ جن کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حسن اور جمال پیدا ہو چکا ہو۔ اور ان کے چہروں پر رونق آ گئی ہو، جو خدا تعالیٰ کی محبت کے نور سے عطا ہوتی ہے، ایسے لوگ احبار کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان اچھے معنوں میں بھی قرآن کریم نے اس لفظ کو استعمال فرمایا ہے۔ برے معنوں میں یہ لفظ ظاہری حسن و جمال سے تعلق رکھتا ہے یعنی ایسے لوگ جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے

جبہ و دستار پہنتے ہیں

اور خوب سج دھج کر باہر نکلتے ہیں۔ کندھوں پر رومال ڈالتے ہیں۔ رنگین کپڑے پہنتے ہیں اور غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ دیکھنے والے سمجھیں کہ یہ بہت ہی کوئی خدا کے عظیم بندے ہیں جن کی رونق اور جن کا جمال ان کی نیکی کی علامت ہے۔ ایسے لوگ بگڑے ہوئے زمانوں کی پیداوار ہوا کرتے ہیں اور یہاں اس آیت کریمہ میں اسی زمانے کے احبار کا ذکر ہے جو تقویٰ کے حسن سے تو عاری ہوں لیکن اپنی ظاہری زیبائش کے ذریعے اپنے آپ کو خوبصورت کرکے دکھاتے ہوں تاکہ لوگ دھوکے میں مبتلا ہوں۔ اور ان کو خدا کے بہت ہی عظیم الشان بندے تصور کرنے لگیں۔

اس کے برعکس قرآن کریم نے جو دوسرا لفظ استعمال فرمایا ہے، وہ رُہۡبَان ہے یہ بھی مذہبی راہنماؤں کے متعلق استعمال ہوتا ہے لیکن معنوں میں بالکل دوسرے کنارے پر کھڑا ہے۔ احبار ایسے اشخاص کو کہا جاتا ہے جو بن ٹھن کر اور بہت ہی تیار ہو کر اس نیت سے تیار ہو کر کہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں، دنیا کے سامنے نکلیں اور رہبان ان کو کہتے ہیں جن کے چہرے پر خوف ہو۔ جو غم زدہ اور فکروں میں مبتلا دکھائی دیں اور خوفزدہ ہوں۔ اس وجہ سے فقیروں کے لئے جو خدا کی راہ کے فقیر بن جاتے ہیں ان کے لئے اچھے معنوں میں رُہبان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور قرآن کریم نے یہاں اور بھی کئی جگہ اسی مادے کو استعمال فرمایا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی خاطر، خدا کے خوف سے غربت اختیار کرنے والے لوگ۔ دنیا

کو ترجیح دینے والے لوگ۔ وہ جو اپنے آپ کو غربت کا لباس پہنا لیں، ایسی غربت جو خوف کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور اس کے خوف کی خاطر وہ دنیا سے الگ ہو جائیں۔ پس یہ بھی بہت ہی اچھا مضمون ہے لیکن اگر اس کے برعکس بظاہر فقیر نظر آنے والے لوگ خدا کے خوف کی وجہ سے فقیر نہ بنے ہوں بلکہ لوگوں میں اپنی عزت کروانے کے لئے فقیر بنے ہوں۔ ان کے انکسار میں بھی ایک تکبر پایا جاتا ہو اور ان کی غربت میں ایک دھوکہ ہو یعنی غربت اس لئے گندے کپڑے اس لئے پراگندہ حال اس لئے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ خدا کی خاطر انتہا تک پہنچا ہوا انسان ہے کہ اس کا حق ہے کہ ہم اس کو تحفے تحائف دیں اور پھر اس فقری کے نتیجے میں وہ لوگوں کو دھوکے بھی دیتے ہوں اور باطل کے ذریعے مال کھانے والے لوگ ہوں۔ ایسے فقیر بھی آج دنیا میں عام ہیں اور ایسے احبار بھی آج دنیا میں عام ہیں۔ ان دونوں گروہوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی ایسے لوگ ہیں الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کہ وہ ویسے ہی مالدار ہوتے ہیں اور ہر طرح جس طرح بھی ان کا بس چلے وہ روپیہ اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔ چاندی اور سونے کی مقداریں بڑھاتے ہیں لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ پس یہ دونوں گروہ ایسے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے مال و دولت اکٹھی کرنے والے ہیں اور پہلا گروہ زیادہ بدبخت ہے کیونکہ وہ خدا کے نام پر اور خدا کی محبت کے دکھاوے کے نتیجے میں پیسے اکٹھے کرتا ہے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتا۔ ایسے لوگ آج کے زمانے میں بہت کثرت سے ملتے ہیں۔ آپ نے بارہا ایسے لوگوں کو دیکھا بھی ہوگا۔ ان کی تصویریں بھی اخباروں میں چھپتی ہوئی دیکھی ہوں گی جو آج بعض مذہبی قوموں کے احبار بنے ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح اُن فقیروں کے واقعات بھی آپ پڑھتے ہوں گے جو فقیر بن کے دنیا کو لوٹنے کے لئے نکلتے ہیں اور

سارا دجل ہی دجل ہوتا ہے۔

اس کے بالکل برعکس ان لوگوں کا حال ہوتا ہے جو زمانہ نبوی کے قریب ہوں خواہ سالوں کے لحاظ سے قریب ہوں یا معنوی لحاظ سے قریب ہوں۔ خواہ اولین میں شمار ہوتے ہوں یا اُن آخرین میں جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ خوشخبری دی تھی کہ۔ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ ابھی تک ان اولین سے نہیں ملے لیکن مل جائیں گے۔

پس قرب خواہ زمانی ہو، خواہ روحانی اور معنوی۔ اس زمانے میں اس نظارے کے بالکل برعکس نظارہ دکھائی دیتا ہے جو قرآن کریم نے ان آیات میں کھینچا ہے۔ اس زمانے میں وہ لوگ جو خدا کا صحیح تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کے چہروں پر جو نور اور رونق آتی ہے، وہ اللہ کے تقویٰ کی وجہ سے آتی ہے اور وہ کبھی اس نیت سے بن سج کر نہیں نکلتے کہ لوگوں کو دھوکہ دیں اور اپنی عظمت کے اظہار کے لئے اچھے کپڑے پہنیں۔ ان لوگوں کا اوڑھنا بچھونا پہننا، جو کچھ بھی ہے اس کا ریاء کاری سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔ نہ اُن کا اچھا حال ریاء کاری کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ ان کا بُرا حال ریاء کاری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نہ اُن کے امیر ریاء کار ہوتے ہیں نہ ان کے غریب ریاء کار ہوتے ہیں۔ پس مذہبی دنیا میں بھی وہ صاحب حیثیت ہوں تب بھی وہ ریاء کاری کی خاطر کوئی جُبّے نہیں اوڑھتے، کوئی لباس نہیں اوڑھتے، کوئی دکھاوے نہیں کرتے۔ اور دھوکہ دینے کے خاطر مصنوعی زینتیں نہیں اختیار کرتے اسی طرح غریب بن کر لوگوں کو اس لئے نہیں دکھاتے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی بہت ہی پہنچا ہوا درویش ہے اور دیکھو اس کا حال کیسا ہے۔ کپڑے گندے بُرا حال۔ یقیناً کوئی بہت ہی خدا رسیدہ انسان ہوگا۔ جب ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو قوموں کے مذاق بگڑ جاتے ہیں اور قوموں کو نیکی اور بدی کی پہچان نہیں رہتی۔ ایسی قومیں آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ دو طرف دوڑ رہی ہوتی ہیں یا تو ایسے احبار کی طرف جن کا دکھاوا سب سے زیادہ ہو، جن کا پروپیگنڈا سب سے زیادہ ہو، وہ دیکھنے میں بڑے بڑے جُبّے و دستار پہنے ہوئے اور بہت ہی بڑے رعب اور ہیبت دکھائی دینے والے لوگ ہوں اور یا پھر فقیروں کی طرف

بھاگتے ہیں اور جتنا گند اکوئی انسان نظر آئے، جتنے بڑے حال میں کوئی دکھائی دے، اُتنا ہی اُسے خدا رسیدہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ

خدا رسیدہ ہونے کا گندگی سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

خدا رسیدہ انسان کی تو ایک اور پہچان ہے لیکن اس لحاظ سے ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ غریب بھی ہو تو صاف ستھرا ہوتا ہے لیکن ہم نے ایسی بگڑی ہوئی قوموں کو دیکھا ہے کہ بعض بڑے بڑے امیر لوگ ایسے لوگوں سے متاثر ہوتے ہیں جو نہایت ہی گندے ہوں، غلیظ ہوں۔ جو مہینوں نہاتے نہیں۔ بد حال، منہ سے جھاگیں نکلتیں اور اتنا ہی ان کو بڑا اور ولی اللہ سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اتنا ہی جھک کر اُن کو سلام کر رہے ہوتے ہیں۔

اس کے بالکل برعکس وہ نظارے ہیں جو سچائی کے قرب سے دکھائی دیتے ہیں۔ جب سچائی قریب ہو، اس وقت جو وہ مناظر پیدا کرتی ہے، وہ مناظر اس منظر سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اُن کے احبار بھی اور رہبان بھی وہ صحابہ کرام جو بہت ہی صاحب حیثیت تھے، وہ بھی اور وہ اصحاب الصفہ جو ایسے غریب تھے کہ اُن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور مسجد کے تھڑوں پہ بیٹھ کے اپنے گزارے کیا کرتے تھے۔ ان کا خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ایک ہی حال تھا۔ ان کے امیر اور غریب میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا تھا اُن کے صاحب وجاہت، بزرگوں میں اور مسکین طبع بزرگوں میں بھی اس لحاظ سے کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جو کچھ خدا اُن کو عطا کرتا تھا، اُس سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔

یہاں جو دوسرا منظر کھینچا گیا ہے، غیر دینی صاحب حیثیت لوگوں کا اس میں غرباء کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں ایک حکمت ہے۔ غرباء اگر خدا کی راہ میں کچھ پیش نہ کر سکیں تو اُن پہ حرف نہیں ہے۔ وہ خدا کے نزدیک ملزم نہیں ہیں۔ اس لئے آخری زمانے کے غرباء بھی اگر خرچ نہ کرتے ہوں تو زیر الزام نہیں آتے۔ اسی لئے قرآن کریم نے وہاں غرباء کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور صرف امیروں کا ذکر فرمایا ہے لیکن پہلے زمانے کے امیروں کا جہاں بھی ذکر فرمایا وہاں اُن کے غریبوں کا بھی ذکر فرمایا چنانچہ قرآن کریم میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کے ذکر میں آپ کو کبھی صرف امیروں کا ذکر نہیں ملے گا۔ ہمیشہ ساتھ غریبوں کا بھی ذکر ملے گا۔ اُن کے امیر بھی خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور اُن کے غریب بھی خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور ایسے مقابلے میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ

غریب امیروں پر بازی لے جاتے ہیں

کیونکہ نسبت کے لحاظ سے وہ زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس فرق کو ظاہر کرنے کے لئے اور مومن کو اس روح کی طرف متوجہ کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱)

اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم! تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ تیری راہ میں کیا خرچ کریں۔ اُن کو جواب دے کہ "عفو" اس لفظ "عفو" نے بہت ہی عظیم الشان راہنمائی فرما دی ہے یعنی یہ راہنمائی کہ جو امیر ہیں اُن کے پاس اپنی ضرورتوں سے زیادہ جو بچ رہتا ہے اس میں سے خرچ کریں اور غریب جن کے پاس "عفو" نہیں ہے وہ خدا کے نزدیک زیر الزام نہیں آئیں گے اگر وہ کچھ پیش نہ کر سکیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی فرمایا کہ

سرّآء اور ضرّآء میں

تنگی اور ترشی میں، تنگ حالوں میں، ایسے وقتوں میں بھی جبکہ وہ بھوکے ہوں اور بھوک کا خوف ان پر غالب آچکا ہے ایسے وقت میں بھی نبوت کے زمانے کے غرباء خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کے اوپر تنگی ڈال کے بھی، اپنے پیٹ کاٹ کے بھی وہ خدا

کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پس اس پہلو سے غرباء کو اُن اُمراء پر ایک فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اُمراء فضول میں سے خرچ کرتے ہیں اور غرباء فضول نہ ہونے کے باوجود خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ مضمون آج جماعت احمدیہ پہ تنوین صدی اطلاق پا رہا ہے اور تمام دنیا کی جماعتوں پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ [illegible] کسی طرح جماعت احمدیہ کے غرباء قربانی میں [illegible] امراء سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ اگر کوئی فضیلت ہے تو اکثر صورتوں میں غرباء کو ہے۔ ہر صورت میں نہیں کہا جا سکتا کیونکہ

میں جانتا ہوں کہ بعض امراء بھی ایسے ہیں

جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے وہ اپنے مال کو ہلاک کرنا چاہتے ہوں۔ اپنی تجارتوں میں سے اتنا اتنا روپیہ نکال لیتے ہیں کہ دنیادار کوئی تاجر اس کے تصور سے بھی کانپ اُٹھے۔ اس لئے ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آج جماعت احمدیہ کے سب امراء پر سب غرباء سبقت لے گئے یا اکثر غرباء سبقت لے گئے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بڑے بڑے صاحب توفیق امراء بھی عطا کئے ہیں اور وہ قربانیوں میں کسی طرح غرباء سے پیچھے نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک اور نفسیاتی پہلو ہے جس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

غریب کے لئے قربانی نسبتاً ایک پہلو سے مشکل ہے اور ایک پہلو سے نسبتاً آسان ہے کیونکہ روپیہ جب تھوڑا ہو تو صرف نسبت کے لحاظ سے وہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی تھوڑی کمیت اس کی حیثیت کو اس روپے والے کی نظر میں گرا دیتی ہے اور روپیہ جب زیادہ ہو تو نسبتاً سب سے نہیں دکھائی دیا کرتا بلکہ اس کا زیادہ ہونا اپنی ذات میں اس روپے کے دل میں اس کی بہت زیادہ اہمیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے امراء جب بڑی رقم خرچ کرتے ہیں تو ہرگز بعید نہیں کہ اُن کو غرباء کی نسبت زیادہ تکلیف ہو رہی ہوتی ہو کیونکہ غرباء کے دل سے اس روپے کی محبت ختم ہو چکی ہوتی ہے جو بہت قلیل ہو۔ ان کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلیل ہے۔ پس جب وہ دیتے ہیں تو ساتھ شرم محسوس کرتے ہیں کہ ہم کیا دے رہے ہیں۔ لیکن امراء کے دل میں روپے کے بڑھنے کے ساتھ اس کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور یہ ایک طبعی قانون ہے جو تمام دنیا کے انسانوں پر برابر اطلاق پاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ ابن آدم کی حرص کو دیکھو کہ جتنا اس کا مال بڑھتا ہے اتنی ہی اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر خدا اس کو نعمتوں کی، اموال و دولت کی ایک وادی دے دے تو وہ کہے گا کہ مجھے ایک اور وادی مل جائے۔ اس کے بغیر ٹھنڈ نہیں پڑے گی۔ اس لئے یہ ایسے باریک مضامین ہیں جن کا فیصلہ انسان نہیں کر سکتا صرف خدا کر سکتا ہے جو دلوں پر نگاہ رکھتا ہے لیکن عمومی نظارے کے طور پر

کسی جماعت کی صداقت کے لئے

یہ ایک بہت ہی عظیم الشان دلیل ہے کہ اُن کے امراء بھی اور ان کے غرباء بھی، ان کے وہ مذہبی راہنما بھی جن کی ظاہری حیثیت بہتر ہو۔ اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق دیئے گئے ہوں اور وہ مذہبی راہنما بھی جو بالکل غریب ہوں اور ان کے پاس کچھ بھی نہ ہو یعنی فقیر منش لوگ۔ وہ دونوں مالی قربانیوں میں آگے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس جس قوم میں یہ سارے قربانی کرنے والے لوگ موجود ہوں اس قوم کو جھوٹا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ حیرت انگیز سچائی کی دلیل ہے اور ایسی دلیل ہے جس کو جھوٹا بنا نہیں سکتا۔

ایک چیلنج ہے کھلا ہوا۔

کون ہے؟ [illegible] تمام [illegible] کے لئے کون ہے جو اس رستے میں آکر اس مقابلے کے لئے نکلے۔ توفیق ہی نہیں مل سکتی کسی جھوٹے کو یا یوں کہنا چاہیئے کہ کسی جھوٹی قوم کو یہ توفیق ہی نہیں مل سکتی کہ یہ منظر پیش کر کے دکھائے اُن کے ہاں جو منظر دکھائی دیتا ہے اس کا بیان اسی آیت میں ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ۔ خوب وہ جھوٹ اور فریب کے ذریعے لوگوں کے پیسے کھا رہے ہوتے ہیں۔ اُن قوموں میں مالی بددیانتی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ان کے لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ یاد رکھیں جو دھوکے اور فریب سے کھانے والے لوگ ہیں جو سچائی کی راہوں پر خرچ نہیں کر سکتے۔ وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ۔ اُن کے مقابلے روپے جمع کرنے کے مقابلے ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے مقابلے نہیں ہوا کرتے پس یہ وہ ایسی تفریق ہے جو انسان کے بنائے بن نہیں سکتی۔ بالکل ناممکن ہے کہ بحیثیت قوم جو جھوٹی ہو وہ اس منظر کی بجائے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے اس کے مقابل کا خوبصورت منظر دکھا سکے۔ اور وہ لوگ جو قرب نبوت کے مناظر پیش کرتے ہیں ان کو کوئی دنیا میں جھوٹا نہیں کہہ سکتا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے

جماعت احمدیہ

تمام دنیا میں یکا و تنہا جماعت ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ کوئی اور مثال نہیں ہے کہ اس پہلو سے بحیثیت جماعت ایک عظیم الشان مالی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہو۔ بعض دفعہ جماعت میں مالی قربانی کے لئے غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کبھی کبھی کسی جگہ کچھ غفلت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ایمان کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ ایک طبعی چیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں بھی جب دینی ضروریات غیر معمولی طور پر بڑھتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم غیر معمولی رنگ میں تحریک اور تحریص فرمایا کرتے تھے اور اس کے نتیجے میں دلوں میں جو ایمان کی دولت موجود تھی وہ ظاہری دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر مجبور کر دیا کرتی تھی۔ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی۔ یہی کیفیت بعد میں تمام خلفاء کے زمانے میں پائی گئی لیکن خواہ وقتی طور پر کچھ کمزوری بھی دکھائی گئی ہو۔

یہ میرا تجربہ ہے۔

اور جماعت کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت کو ہلایا گیا اور بیدار کیا گیا ہے تو جس طرح بعض دفعہ پکے ہوئے پھلوں سے لدے ہوئے درخت کو ہلانے سے کثرت سے پھل گرنے شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ مالی قربانی میں ایسا ہی نمونہ پیش کر رہی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر خوبصورت نمونے دکھاتی ہے۔ بچپن میں جب ہم باغوں میں پھرا کرتے تھے یا جنگلوں میں جاتے تھے۔ بیریوں کے نیچے کھڑے ہو کر اچھے اچھے بیروں کو دیکھتے تھے تو کئی دفعہ یہی طریق اختیار کیا کرتے تھے جب پکے ہوئے بیر ہوں تو روڑے مارنے کی بجائے دو تین لڑکے مل کر درخت کو ہلاتے تھے اور اگر وہ تھوڑا سا ہاتھ دبا کے اس میں ایک قسم کا چھوٹا سا زلزلہ آ جائے تو اس سے بکثرت بیر گرتے تھے، اتنے کہ پھر سنبھالے نہیں جاتے تھے تو وہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان کی دولت نصیب ہو، ان کی ایمان کی دولت ہی دراصل ان کی دنیاوی دولت کو خدا کی راہ میں نچھاور کرنے کی وجہ بنتی ہے۔ جتنا کوئی مال دار ہو دل کے لحاظ سے اور روحانیت کے لحاظ سے، اتنا ہی وہ خدا کی راہ میں غیر معمولی قربانیاں دکھاتا ہے۔ بسا اوقات مجھے ایسے غریب مربیان کی طرف سے مالی قربانی کی پیشکش ہوتی ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ اُن کے متعلق میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اُن کے پاس سوائے اس معمولی گزارے کے جو جماعت اُن کو دیتی ہے اور کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ لیکن رقم خواہ تھوڑی ہو، اس کو وہ بڑی مشکل سے اور بڑی قربانی کر کے جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اُن کے خطوں سے معلوم ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ قربانی پیش کرتے وقت ان کو [illegible]

روحانی سرور پیدا ہوتا ہے۔ پس

یہ وہ رُہبان ہیں

جو سچائی کے رہبان ہیں۔ جو روشن دلوں کے رہبان ہیں۔ اُن کی غربت واقعۃً خدا کی خاطر ہوتی ہے اور اس غربت میں بھی وہ خدا کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس مضمون کو میں نے آج آپ کے سامنے اس لئے چھیڑا کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے وہ ایڈیشنل وکیل المال یعنی جن کو میں نے انگلستان میں رضاکارانہ طور پر وکیل المال مقرر کیا ہوا ہے۔ شیخ شریف اشرف صاحب۔ وہ میرے پاس آئے کہ آپ افریقہ گئے، فلاں جگہ کے لئے، فلاں جگہ کے لئے جو مطالبہ آئے منظور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اتنا خرچ کر رہے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کہ اس وقت مالی تنگی ہو گئی ہے ایک سال جو گذشتہ ایک سال ہے۔ ان کی مراد یہ تھی کہ یہ صد سالہ تشکر کا سال، اس سال میں انہوں نے مجھے بتایا کہ اتنا خرچ ہوا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ منظوریاں دے رہے ہوں اور خرچ کرنے کے لئے پیسہ نہ رہے۔ اس لئے یہ تھوڑا حساب بھی کبھی دیکھ لیا کریں۔ اُن کو میں نے کہا کہ مجھے اس حساب کے دیکھنے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں ہے کہ مجھے خوف ہو کہ پیسہ نہیں رہے گا۔

مجھے یقین ہے

اور میرا گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ضرورت ہو اور اللہ تعالیٰ نے مہیا نہ فرما دی ہو لیکن حساب دیکھنا، وہ میرے فرائض میں سے ہے، دیکھوں گا ضرور۔ لیکن اس خوف کی وجہ سے میں نہیں دیکھوں گا۔ چنانچہ ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ انہوں نے کہا اب مجھے کوئی فکر نہیں رہی۔ اور اس کے چند دن بعد ہی ایک احمدی تاجر کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی منافع عطا فرمایا تو اس نے تقریباً

۵۰ ہزار پونڈ کا ہدیہ خدا کے لئے بھجوایا۔

اور انہوں نے کہا کہ آج کل ضرورتیں بڑھ رہی ہیں، جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسی جماعت سے ایسے ہی سلوک فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسی جماعت کی جماعتی ضروریات کو کبھی بھی افلاس کا منہ نہیں دکھاتا کہ غربت کی وجہ سے وہ ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں۔ پس وقتی طور پر اگر کبھی غفلت بھی ہو جائے یا آمد میں کمی بھی آ جائے تو ڈرنے کی بات نہیں۔ معمولی سا ذکر، معمولی سی یاد دہانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی نتائج پیدا کر دیتی ہے۔

ابھی چند دن ہوئے اِن صاحب نے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف اشرف صاحب نے یہ ذکر کیا تو غالباً انہی دنوں کی رؤیا دیکھی ہو گی کینیڈا میں ایک صاحب نے جس کی اطلاع مجھے کل ملی یعنی کل اُن کا خط ملا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھی ہے۔ میرے ذہن میں اور خیال میں بھی نہیں تھی کہ آپ کچھ عرصے سے اپنی توجہ دوسرے کاموں میں خرچ کر رہے ہیں اور کہہ یہ رہے ہیں کہ جماعت مالی یاددہانیوں وغیرہ کی باتیں خود کرے یعنی نظام جماعت اور چندوں کی تحریک کے سلسلے میں نظام جماعت از خود کام کرے، میں دوسرے کاموں میں مصروف ہوں اور اس کے نتیجے میں چندے میں کچھ کمی پیدا ہو جاتی ہے اور فکر پیدا ہو جاتی ہے کہ روپیہ کم ہو گیا۔ اب یہ کہاں سے آئے گا۔

ان کی خواب کا مضمون چونکہ بالکل ہمارے وکیل المال صاحب کی بات سے ملتا تھا۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ آج براہِ راست یہ یاد دہانی کرا دوں۔ یہ بھی درست ہے کہ نظام جماعت کا کام ہے کہ وہ مسلسل بیدار مغزی کے ساتھ تمام جماعت کی حیثیت پر نظر رکھتے ہوئے صاحب حیثیت لوگوں کو ان کی حیثیت کے مطابق، غرباء کو ان کی حیثیت کے مطابق مالی قربانی پر ابھارتا رہے۔ یہ نظام جماعت کا کام ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اگر

خلیفۂ وقت براہِ راست

یہ کام نہ کرے تو نظام جماعت کی اپنی کوشش اُس طرح پھل نہیں لاتی جس طرح جب خلیفۂ وقت کی آواز اس میں شامل ہو جائے۔ اس لئے لازماً خلفاء کو ہمیشہ اس کام میں نظامِ جماعت کی مدد کرتے رہنا ہوگا اور جب بھی کچھ عرصے کے لئے دوسری مصروفیات کی وجہ سے خلیفۂ وقت براہِ راست تحریک نہ کر سکے تو ہمارا تجربہ ہے کہ مالی لحاظ سے قربانی کا معیار گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے کئی ملک ہیں جن میں مالی قربانی جتنی ہونی چاہیئے تھی، اتنی نہیں تھی۔ جب اُن کی طرف میں نے ذاتی توجہ دی۔ وہاں کی جماعت کو بھی متوجہ کیا۔ وہاں دوستوں کو خطوط لکھے۔ پیغامات بھجوائے تو اتنی جلدی جلدی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ کل اگر ایک روپیہ آمد تھی تو آج دو روپے ہو گئی۔ کل ایک لاکھ تھی تو آج دو لاکھ ہو گئی۔ یعنی بجائے اس کے کہ فیصد کے لحاظ سے بڑھے، دُگنا، تگنا، چوگنا ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ میں نے ایسے ممالک کا ایک دفعہ جائزہ لیا تو میں حیران رہ گیا کہ چند سال پہلے اگر وہ ایک روپیہ قربانی کر رہے تھے تو آج چار یا پانچ روپے کر رہے ہیں یعنی وہ فیصد میں ناپنے کی بجائے ان کی قربانی کو۔ اس کو کیا کہتے ہیں۔ FACTORS انگریزی میں کہا جاتا ہے FACTORS میں ناپا جاتا ہے یعنی کتنے گنا زیادہ بڑھ گیا۔ تو جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر اخلاص رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لئے ہمیشہ ایسی مستعد رہتی ہے کہ اگر اس کو صحیح معنوں میں بروقت اپیل ہو تو کبھی بھی وہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کی راہ میں کنجوسی نہیں دکھاتی اور کمزوری نہیں دکھاتی۔

اس وقت بعض تحریکیں میرے پیشِ نظر ہیں جن کے متعلق میں آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے تو جس تحریک کا نام رکھا گیا تھا،

"افریقہ اور بھارت فنڈ"

یا اسی قسم کا کوئی نام تھا۔ اس کے متعلق میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان سے بعض دوستوں نے مجھے توجہ دلائی کہ پاکستان کو آپ نے کیوں چھوڑ دیا۔ وہ مطلب مجھے نہیں۔ افریقہ اور بھارت فنڈ اس لئے رکھا گیا تھا کہ یہ دو ایسے ممالک ہیں جہاں جماعتی ضرورتیں غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہیں اور وقتی طور پر جماعت کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ اپنی ضرورتیں خود پوری کر سکے۔ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ پاکستان کو نظر انداز کیا گیا ہے یا کسی اور ملک کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ اُن کے لئے ایک قسم کا COMPLIMENT تھا۔ ایک قسم کا یہ اُن کے لئے تحسین کا اظہار تھا۔ باقی ممالک تو اللہ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں لیکن ان علاقوں میں کچھ کمزوری ہے۔ لیکن اس کا یہ عکس درست نہیں ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ باقی لوگ اچھے ہیں اور یہ برے ہیں۔ یہ مراد نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ افریقہ میں غربت اتنی زیادہ ہے اور اس قدر شدید اقتصادی بحران ہے کہ بعض ممالک میں تو حکومتیں اتنا غریب ہو چکی ہیں کہ اپنے ماتحتوں کو، اپنے نوکروں کو تنخواہیں دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

مثلاً مالی سے

مجھے وہاں کے امیر صاحب کا یہ خط ملا کہ یہاں بعض لوگوں نے غربت سے تنگ آ کے، جو حکومت کے ملازمین تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم ہڑتال کرتے ہیں کیونکہ چھ مہینے سے اُن کو تنخواہ نہیں ملی۔ وہ غریب لوگ پتہ نہیں کس طرح زندہ اور کس طرح گذارا کر رہے ہیں تو جب اس کی اطلاع مالی کے پریذیڈنٹ صاحب کو پہنچی تو انہوں نے اعلان کیا کہ مجھے بھی ہڑتال میں شامل کر لو۔ میں نے بھی چھ مہینے سے تنخواہ نہیں لی۔ جس بیچارے غریب ملک کا یہ حال ہو، وہاں توقع رکھنا کہ وہ اپنی ضروریات خود پوری کر لیں گے، یہ درست نہیں ہے۔ عالمگیر جماعت ہیں ہم اور وحدانیت کا اور ملی توحید کا یہ مطلب بھی ہے کہ بحیثیت ایک عالمی جماعت کے ہم اپنی ضروریات خود پوری کرتے رہیں گے اور ہماری ضروریات پوری کرنے کے لئے خدا کفیل ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت ہر ملک میں فی ذاتہٖ خود کفیل ہو سکتی ہے۔ ہو گی انشاءاللہ لیکن بعض صورتوں میں، بعض وقتوں میں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس افریقہ کے لئے جو تحریک تھی وہ اس وجہ سے تھی کہ غیر معمولی مالی بحران کا شکار حکومتیں ہیں اور وہاں کے عوام الناس بہت ہی مفلوک الحال ہو چکے ہیں۔ امیر بھی ہیں لیکن غریب بہت زیادہ اور بہت ہی دردناک حالات کا سامنا کرنے والے۔ اس لئے لازماً بیرونی جماعتوں کو ان کی ضرورتیں پورا کرنی ہوں گی۔

ہندوستان میں یہ حالت تو نہیں لیکن ہندوستان میں احمدیت کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہو گئی ہے اور وہ توجہ اتنی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے کہ ہندوستان کی جماعتیں ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی فی الحال اہلیت نہیں رکھتیں لیکن ایک پہلو سے ہندوستان کی جماعتوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ میرا تاثر یہ ہے کہ وہ جتنی اہلیت رکھتی ہیں اتنا پیش نہیں کر رہیں بعض علاقوں کے متعلق جب میں نے خصوصیت سے توجہ دی تو ان کا چندہ غیر معمولی طور پر بڑھا پھر میں نے مختلف پہلوؤں سے ہندوستان کی مختلف جماعتوں کا جائزہ لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ابھی بہت سی جماعتوں میں گنجائش موجود ہے۔ بعض صوبوں میں جہاں نسبتاً زیادہ غربت ہے اور ملازم پیشہ غریب طبقہ یا درمیانے درجے کا موجود ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کا معیار بہت بلند ہے

مثلاً اڑیسہ ہے۔

اڑیسہ ایک ایسا صوبہ ہے جہاں جماعت کی اکثریت سفید پوش ہے یا غریب ہے اور آمد کے لحاظ سے سب سے زیادہ استقلال کے ساتھ قربانی کرنے والا وہ صوبہ ہے۔ اس کے علاوہ بعض جماعتوں کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ وہاں بڑے بڑے سیٹھ ہیں۔ بڑے بڑے صاحب حیثیت لوگ ہیں اگر وہ دل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کریں تو ہندوستان کو کم سے کم ایک حد تک خود کفیل ہو جانا چاہیئے لیکن ہندوستان میں یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ بیرونی مدد زیادہ ہو اور ہم اس لئے مجبور ہیں کہ وہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رَو چل پڑی ہے اور احمدیت کی طلب پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش تو میں کرتا رہتا ہوں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ضرورت بہر حال پوری ہونی ہے۔ اس غرض سے میں نے ہندوستان کو بھی ان ملکوں میں شامل کر لیا تھا جن کے لئے اس صدی کی پہلی منصوبی تحریک ہونی چاہیئے۔ ویسے بھی میں نے اس سے پہلے ایک یہ وجہ بیان کی تھی کہ

ہندوستان وہ خوش نصیب ملک ہے

جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آج بھی ہمارا دائمی "آخرین" کا مرکز یہیں موجود ہے۔ اور سب دنیا کا اس لحاظ سے ہندوستان محسن ہے۔ اگر اظہار تشکر کے طور پر باقی دنیا ہندوستان کی مدد کرے تو ہرگز کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

ایک اور ملک جس کا ذکر ضروری ہے وہ امریکہ ہے۔ امریکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حیثیت ہے۔ یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے سارے ملک کو ہی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس نسبت سے جماعت امیر تو نہیں کہلا سکتی لیکن مقابلۃً باقی ملکوں کے مقابل پر احمدی کی حیثیت مالی لحاظ سے بھی دوسرے ملک کے احمدیوں سے بہتر نظر آتی ہے۔ اب یہ سو فیصدی مقابلہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص کی بہتر ہو یا غیر ملکوں میں کوئی امریکہ سے زیادہ امیر آدمی نہ ہوں۔ یہ مراد نہیں ہے عمومی طور پر جو کیفیت دکھائی دیتی ہے، جو بالعموم صادق آتی ہے وہ یہی ہے کہ

امریکہ کی جماعت صاحب توفیق

اور صاحب حیثیت جماعتوں میں سے ہے لیکن وہاں بھی ہندوستان کی طرح ابھی توفیق کے مطابق چندے نہیں بڑھے۔ چنانچہ جب میں نے وہاں مسجد واشنگٹن کی تحریک کی اور جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا میں نے جماعت کو نصیحت کی کہ آپ کے ملک کے شایان شان جگہ ہونی چاہیئے سب دنیا کی نظریں ہیں اور جماعت کی ضروریات کے مطابق اور جماعت کی حیثیت کے مطابق اگرچہ ہم بہر حال ایک غریبانہ عمارت ہی بنا سکیں گے لیکن امریکہ کی غریبانہ عمارت افریقہ کی غریبانہ عمارت سے مختلف ہونی چاہیئے کیونکہ ہر جگہ ایک لفظ کے معنی ایک نہیں ہوا کرتے۔ غیروں کے مقابل پر غریبانہ ہی ہوگی لیکن امریکہ کی حیثیت سے بہر حال اس غریبانہ مسجد میں اور غریبانہ مشن میں افریقہ کے غریب علاقوں کے مشنوں اور مساجد سے فرق ہونا چاہیئے۔

اس پہلو سے ایک سکیم بنائی گئی۔ پہلے تو انہوں نے بہت زیادہ خرچ کی بنائی تھی۔ پھر اسے کانٹ چھانٹ کر چھوٹا کیا گیا اور اب جو آخری صورت میں مسجد کا نقشہ منظور ہوا ہے۔ اس میں کوئی اسراف نہیں ہے یعنی ہرگز غیر معمولی خرچ نہیں ہے۔ سادگی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کم خرچ کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن چونکہ وہاں مہنگائی بھی بہت ہے اس لئے سر دست ان کا اندازہ اڑھائی ملین کا ہے یعنی

۲۵ لاکھ ڈالر

کا۔ اس سلسلے میں گزشتہ ایک سال سے مجھے امریکہ کی جماعت کی طرف سے فکر انگیز خط مل رہے ہیں اور امیر جماعت امریکہ اس بارے میں فکر مند ہیں کہ یہ روپیہ کیسے پورا ہوگا جو تمام تحریکات انہوں نے کی ہیں اس کے نتیجے میں جو وعدے موصول ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس مد میں بہت ضرورت ہے۔ اس لئے وہ نئی نئی ترکیبیں بھی سوچ رہے ہیں اور مجلس عاملہ بار بار بیٹھتی ہے (بار بار نہیں تو کم سے کم ایک دو دفعہ ضرور اس مقصد کے لئے بیٹھی ہے) کہ کیا کیا ترکیبیں استعمال کی جائیں۔ جہاں تک بینکوں سے سود پر روپے لینے کا تعلق ہے وہ میں نے منع کر دیا ہے اور یہ فیصلہ میں نے آغاز ہی سے کیا تھا کہ ہرگز بینکوں سے سود لے کر ہم اپنی مساجد نہیں بنائیں گے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی برکت پڑی کہ پہلا فیصلہ مجھے یاد ہے کہ کینیڈا میں ہوا تھا، اس کے بعد سے مسلسل کینیڈا میں عظیم الشان مراکز قائم کئے گئے۔ بڑی بڑی زمینیں خریدی گئیں مگر ایک دمڑی بھی کسی بینک سے سود پر نہیں لینی پڑی امریکہ کو بھی میں نے یہی کہا کہ اس بات کو تو بھول ہی جائیں۔ یہ کوئی رستہ نہیں ہے۔ پھر اور کئی رستے تجویز ہوئے جماعت میں قرض کی تحریک کا بھی سوال اٹھا اور ایک مجھے یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ یہ تحریک کی جائے کہ جو لوگ بھی کسی خاص حد تک قربانی کریں گے ان کے نام دعاؤں کے لئے مسجد پر کندہ کئے جائیں گے۔ وہ بھی میں نے ان کو سمجھا کر یہ تجویز رد کر دی ہے۔ کیونکہ یہ وہ مصنوعی ذرائع ہیں جو ایک خطرناک بارڈر پر کھڑے ہیں۔ (بارڈر کا ترجمہ ذہن میں نہیں آ رہا۔ اس لئے بعض دفعہ لفظ اٹک جاتا ہے) ایسی حد پر کھڑے ہیں جو معمولی سی لغزش میں انسان کو خود نمائی اور ریاکاری کے ملک میں دھکیل سکتی ہے۔ اس لئے یہ آخری شکل ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس کے نتیجے میں فوراً جماعت میں ریاکاری پیدا ہو جائیگی مگر اگر اس طریق کو استعمال کرنا شروع کیا جائے تو ہرگز بعید نہیں کہ کچھ کمزور اور ریاکار لوگ بھی شامل ہو جائیں اور وہ لوگ جو بے ریا خدمت کرنے والے ہیں ان میں بھی رفتہ رفتہ ریاکاری کا کیڑا داخل ہونا شروع ہو جائے۔ اس لئے میں اس تجویز کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ بعض صورتوں میں مثلاً ہسپتال وغیرہ میں، ہمارے وقف جدید کے دفتر میں بھی بعض نام کندہ ہیں لیکن ایسا اگر ہو گیا ہے تو اس کو دستور نہیں بنانا چاہیئے۔ دوسرے بعض لوگوں نے پہلے زمانوں میں ایسی تحریکیں کی تھیں اور خلیفۃ المسیح نے اس وقت ان کو منظور بھی کر لیا کہ ہم اپنے ماں باپ کے نام پر کمرہ بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے نام کی تختی لگ جائے تو اجازت مل گئی لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، استثنائی طور پر ایسا کبھی ہو جائے تو ہو جائے اسے دستور بنانا نہایت خطرناک ہوگا کیونکہ اس کے بغیر جو جماعت قربانی کے لئے تیار ہو اس کو ایسے مصنوعی ذرائع سے قربانی کی طرف مائل کرنا ان کو مصنوعی بنا دے گا۔ اس لئے اس تجویز کو تو میں نے رد کر دیا ہے۔ ایک دوست نے ابھی کچھ عرصہ پہلے مجھے لکھا کہ میں اتنی رقم پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ میرے بزرگ مرحوم والدین کا نام یا جس رشتے دار کے لئے بھی انہوں نے کہا تھا ان کا نام اس پر ضرور کندہ ہو۔ میں نے کہا: نامنظور۔ مجھے آپ کا ایک آنہ بھی نہیں چاہیئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اس شرط پر میں نہیں کروں گا۔ انہوں نے معذرت کا خط لکھا۔ شرمندگی کا اظہار کیا اور کہا میں روپیہ دیتا ہوں۔ اس کو چاہے پھینک دیں۔ کوئی شرط نہیں ہے۔ اس پر میں نے ہدایت کی کہ ان کے بزرگوں کا نام کندہ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ اب مشروط نہیں رہا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ

چندہ غیر مشروط ہوتا ہے

لیکن اعلانیہ کا بھی چونکہ حکم ہے۔ اس لئے جماعت کی طرف سے اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ دوسرے لوگوں میں تحریک پیدا ہو۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے مگر مشروط نہیں ہونا چاہیئے یعنی چندہ اس لحاظ سے مشروط نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں کسی قسم کی ریاکاری کا کوئی پہلو ہو۔ بہرحال یہ تجویز میں نے رد کر دی۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ میں ساری دنیا میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ آپ کی مدد کریں۔ اگر امریکہ کی جماعت کو توفیق نہیں ہے تو وہ آپ کے لئے قربانی کریں۔ چنانچہ وہ تحریک بھی میں نے کر دی۔ اور وہ تحریک کرتے وقت میرے

پیشِ نظر یہ بات تھی کہ آج امریکہ دنیاوی لحاظ سے اتنا دولت مند ملک ہے اور اس طرح وہ خیرات کے بہانے لیکن اپنے ذاتی مقاصد کے لئے ساری دنیا کو AID دے رہا ہے۔ یہ

ایک اچھا لطیفہ

ہوگا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کو AID دے رہی ہو اور جماعت احمدیہ کے غریب ممالک بھی کچھ روپیہ امریکہ بھجوا رہے ہوں۔ تو ہم وہ دنیا ... خیرات لوگ ... غریب ممالک کی طرف سے بھی امیر ممالک کے لئے مدد جاتی ہے تو اس لطیفہ کا خیال کر کے آنے سے میں نے وہ تحریک کر دی تھی مگر چونکہ اس کو یاد نہیں کرایا گیا اور ایک دفعہ کہنے کے بعد کوئی ایسا نظام نہیں تھا جو جماعت کو بار بار یاد دہانی کراتے اس لئے اس سلسلے میں کمزوری پیدا ہوئی ہے۔ اور غیر ممالک سے بہت تھوڑی الی قربانی کی اطلاع ملی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا یہی خیال ہو کہ امریکہ کو کیا ضرورت ہے۔ لیکن مبلغ نے وضاحت کر دی ہے کہ کیوں ضرورت ہے تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ سب دنیا کی جماعت کو امریکہ کی کم سے کم اس معاملے میں ضرور مدد کرنی چاہیئے۔

دوسرے مجھے ابھی کبھی یقین ہے کہ امریکہ کی جماعت میں توفیق ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے علم کے مطابق کم سے کم

ایک سو احمدی

ایسا ہے جو اتنا صاحب حیثیت ہے کہ اگر وہ چاہے تو اکیلا اس ساری ذمہ داری کو ادا کر سکتا ہے۔ کوئی اس میں شک کی بات نہیں لیکن چونکہ ایک مادہ پرست ملک ہے۔ وہاں دولت بھی ہے اور دولت کی محبت بھی ہے۔ اور معیار بدل گئے ہیں، وہاں جماعت کے اندر قربانی کا معیار بڑھانے کے لئے بار بار نصیحت کی ضرورت ہے۔ امیر صاحب جماعت ہوں یا اس معاملے میں جو سیکرٹری چندے کی تحریک کے لئے مقرر ہوئے ہیں، وہ ہوں، ان کو اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت کی تربیت کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ان کے سامنے بار بار رکھیں جو قرآن اور حدیث سے مزین ہیں اور ان کی ایسی پاکیزہ تفسیر ان میں موجود ہے کہ ان حوالوں سے جب ہم اس تفسیر کو پڑھتے ہیں تو دل بے اختیار خدا کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کے لئے اچھلنے لگتا ہے۔ اس ذریعے کو اختیار کریں۔ دوسرے نصیحت کے ذریعے کو اختیار کریں۔ ان کو بار بار انگیخت کریں کہ دیکھو تم صاحب حیثیت جماعت ہو تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے اور یہ مصنوعی ذریعے چھوڑو کہ قرضے دو یہ کرو۔ وہ کرو کسی اور سے مانگو۔ کمپنیوں سے ٹھیکے کرو کہ دس سال میں ہم تمہیں ادا کریں گے تم ہمیں ایک دفعہ بنا دو۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو امریکہ کی جماعت کی حیثیت کے شایانِ شان نہیں۔ اگر انہوں نے اپنی حیثیت کم بنائی ہے تو ان کی غلطی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان میں حیثیت ہے۔ توفیق ہے اور اگر وہ قربانی کریں گے تو ان کی توفیق بڑھے گی کم نہیں ہوگی۔ پتہ نہیں اس بارہ میں کیوں خدا تعالیٰ پر لوگ بے اعتمادی کرتے ہیں۔

جماعت کا سو سالہ تجربہ ہے۔

اور چودہ سو سال پہلے کی یہی صدی کا بھی یہی تجربہ تھا کہ جن لوگوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا ہے خدا تعالیٰ نے ان کو بے حساب عطا فرمایا ہے پس اگر وہ ہمت دکھائیں اور عزم کر لیں تو ہرگز مشکل نہیں ہے کہ جو بیرونی مدد ان کو ملے۔ اس سے ایک اور مسجد بنائیں لیکن یہ مسجد وہ خود اپنی ہی توفیق سے بنا سکیں۔

آخر پر ایک دعا میں ان کو دے سکتا ہوں اور اس دعا میں آپ سب لوگ بھی شامل ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو

جرمنی کے مزدور نوجوانوں کے دل

عطا کر دے۔ ایسی عظیم الشان قربانی کرنے والی جماعت ہے کہ دل دیکھ کر عش عش کر اٹھتا ہے۔ وہاں میں نے ۱۰۰ مساجد کی تحریک کی تھی اور میں جانتا ہوں کہ جرمنی کے کثر نوجوان غریب ہیں۔ ان میں سے بہت ایسے ہیں جو سوشیال کی ... ہے اس پر پل رہے ہیں لیکن ان کی حیرت انگیز جذبے کے ساتھ انہوں نے لبیک کہا ہے کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ بعض دفعہ خط پڑھتے ہوئے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد کہ آخر کار اس نے کیسی عظیم الشان جماعت عطا کی ہے۔ غریب لوگ ایسے ہیں ایسے جو فاقہ کشی ... جو ایک کمرے میں ... خاندان لئے بیٹھے ہیں جب ... تو مساجد کی تحریک کی ہے ان کو لگن لگی ہے کہ کس طرح ہم خدا کی راہ میں چندہ دیں تاکہ ہماری جماعت اس تحریک کو پورا کر نے میں سرخرو ہو سکے۔ اور ہم خلیفۂ وقت کا دل خوش کر سکیں کہ دیکھیں آپ نے ۱۰۰ مساجد کا کہا تھا ہم نے ۱۰۰ مساجد بنا دی ہیں۔ اور بہت ہی منظم منصوبے کے ساتھ بڑے عمدہ طریق پہ وہاں یہ پروگرام بنایا جا رہا ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر خدا تعالیٰ توفیق دے تو وہاں

۱۰۰ مساجد ہو جائیں

اور یہ یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ۱۰۰ مساجد بنانے کی توفیق ملے گی۔ پس امریکہ کو اس سے سبق لینا چاہیئے اور جیسا کہ میں نے دعا دی ہے کہ اگر اس صاحب حیثیت جماعت کو جرمنی کے غریب نوجوانوں کا دل مل جائے تو بہت بڑی دولت ہے۔ اور اس دولت کے ساتھ پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی ساری مالی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خوب فرمایا کہ غنی وہ نہیں ہے جس کے پاس مال و دولت زیادہ ہو۔ غنی وہ ہے جس کا دل امیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ظاہری غنا بھی عطا کرے اور باطنی غنی بھی عطا فرمائے۔

محلہ احمدیہ میں ایڈوائزر گورنر پنجاب کی تشریف آوری

مقامات مقدسہ کی زیارت ۔ جوبلی نمائش ہال کا معائنہ

قادیان مورخہ یکم فروری پنجاب کے نئے گورنر جناب نرمل ۔ کے مکرجی کے مشیر شری ایچ ۔ ایم ۔ بسنگہ صاحب معہ اپنے رفقاء کے شام ۵-۳۰ بجے کے قریب محلہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ دار المسیح کے گیٹ پر معزز مہمانوں کا مکرم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت و صدر انجمن احمدیہ کے دیگر عہدیداران و ممبران نے استقبال کیا اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر گورداسپور شری ایس ایس چینی IAS اسینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس شری ایس ۔ کے ۔ گوئل IPS ۔ ADC صاحب SDM صاحب و دوسرے سینئر افسران بھی تشریف لائے سیکورٹی کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ایڈوائیزر صاحب پہلے جوبلی نمائش ہال میں تشریف لے گئے جہاں انچارج جوبلی نمائش بھارت محترم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت نے انہیں اور دوسرے مہمانان کو جوبلی ہال کا معائنہ کروایا جس کا مہمانوں پر بہت خوشگوار اثر مرتب ہوا۔ اس کے بعد مہمانان کرام نے مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کی زیارت کی۔ بعدہ مہمانان مہمان خانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تشریف لے گئے جہاں محترم ایڈوائیزر صاحب کو قرآن کریم انگریزی و ... لٹریچر کا بہترین لٹریچر جو کہ لندن سے طبع ہو کر آیا ہے تحفۃً پیش کیا گیا جسے انہوں نے عزت و تکریم کے ساتھ قبول فرمایا۔ اس موقعہ پر قادیان شہر کی ترقی کے لئے ایک میمورنڈم بھی ایڈوائیزر صاحب کو دیا گیا۔

اس پروگرام کے بعد معزز مہمانان سمیت ۷۰ کے قریب افراد کو ٹی پارٹی دی گئی جس میں قادیان شہر کے لیڈر طبقہ کے احباب بھی شامل ہوئے۔ ایک گھنٹہ قیام کے بعد ایڈوائیزر صاحب جماعت کا شکریہ ادا کر کے چنڈیگڑھ کے لئے روانہ ہوئے۔

خاکسار محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال خرچ، محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ممبر صدر انجمن احمدیہ، محترم وحید الدین صاحب شمس افسر لنگر خانہ اور محترم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت کے تعاون کا ممنون ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

خاکسار :۔ منیر احمد حافظ آبادی ناظر امور عامہ قادیان

حیدرآباد میں عظیم الشان نمائش کا افتتاح

کثیر الاشاعت مسلم روزناموں میں تشہیر اور ٹیلی ویژن میں نمائش کے مناظر

مرتبہ:- مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن (آندھرا پردیش)

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو صد سالہ جشن تشکر کے سال عظیم الشان نمائش کے افتتاح کرنے کا موقعہ ملا۔ جب کہ جنوری اور فروری میں آل انڈیا انڈسٹریل نمائش میں بھی جماعت کو ایک اسٹال کھولنے کا موقعہ ملا۔ جو تاریخ حیدرآباد میں پہلا تجربہ تھا اس کے لئے لندن اور قادیان سے لٹریچر پہلے ہی پہنچ چکا تھا چنانچہ اشاعت کمیٹی کے زیر اہتمام کافی محنت اور تگ و دو سے متعدد خدام اور انصار نے کام کیا خصوصی طور پر سید ابرار احمد صاحب مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ، مکرم سراج الحق صاحب، عزیزم داؤد احمد صاحب الہ دین سکندرآباد اور متعدد خدام و انصار نے مستقل مزاجی سے مفوضہ امور انجام دیئے۔ لٹریچر بھی لوگ شوق سے خریدتے رہے اور متعدد افراد سے تبادلہ خیال بھی ہوتا رہا۔ غیر از جماعت افراد نے اپنے ایڈریس بھی لکھوائے اور ہر آنے والے کو تامل اور اردو میں مفت لٹریچر بھی دیا گیا۔ اس اسٹال میں حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو بھی آویزاں کیا گیا تھا۔ قرآن مجید کے تراجم اور منتخب آیات اور منتخب احادیث و اقتباسات کی بھی نمائش کی گئی جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد فوٹوز بیرونی ممالک کے بھی چسپاں کئے گئے جس کا بہت اچھا اثر مرتب ہوا۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو حضور انور نے خصوصی ہدایت فرمائی کہ جلد مستقل نمائش کے جملہ امور انجام دے کر مطلع کریں جس پر ایک لاکھ روپے سے زائد رقم درکار تھی۔

چنانچہ مکرم ظفر عبد الباسط صاحب سابق قائد حیدرآباد جو محترم الحاج محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کے فرزند ہیں جب خاکسار نے انہیں درخواست کی تو انہوں نے ۲۷ ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ پیش کر کے کہا کہ اگر اور بھی ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور حیدرآباد کے بعض بیوگان نے پانچ پانچ ہزار روپے کے گرانقدر عطیات دیئے جن میں محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ سرفہرست ہیں نیز محترم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب برادر محترم سید جہانگیر علی صاحب، عزیز محمد یونس صاحب ناگنڈ، مکرم نذیر احمد صاحب انجنیئر فرزندان محترم سیٹھ سید محمد حسین صاحب مرحوم کاچی گوڑا، مکرم میر احمد افضل صاحب اور صد سالہ جشن کی تقاریب کے لئے مکرم سیٹھ اعجاز حسین صاحب نے پانچ ہزار روپے کے عطیات دیئے۔ نیز ان کے علاوہ متعدد افراد جماعت نے گرانقدر عطیات برائے نمائش اور جشن صد سالہ میں ادا فرمائے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس نمائش کا کام کروانے کے لئے محترم سید جہانگیر احمد صاحب، صدر صد سالہ جشن تشکر کمیٹی، مکرم بی ایم بشارت احمد صاحب صدر نمائش کمیٹی اور مکرم واصف احمد صاحب انصاری نائب قائد مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش، مکرم سید ساجد احمد صاحب فلک نما خاص طور پر اپنا وقت دے کر جملہ امور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے موجب ہوئے اور متعدد خدام و انصار نے کافی وقت صرف کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس نمائش کے افتتاح کے لئے ۲۰ر فروری کا بابرکت دن مختص کیا گیا تھا۔ جس کے لئے حیدرآباد کے دو معروف اور کثیر الاشاعت مسلم روزنامہ "سیاست" اور "رہنمائے دکن" میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے فوٹوز کے ساتھ تفصیلی اشتہار دیئے گئے۔ ہیں جس کے جملہ اخراجات محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب نے برداشت کئے جس سے لاکھوں افراد تک احمدیت کا بہترین انداز سے پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ یہ اخبارات عرب ممالک میں بھی جاتے ہیں ان اعلانات سے غیر از جماعت لوگوں پر یہ اثر ظاہر ہو رہا ہے کہ جس جماعت کو لوگ کافر کہتے ہیں یہی لوگ تو ۱۲۰ زبانوں میں اسلامی لٹریچر پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں اور قرآن مجید و احادیث کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کر رہے ہیں نیز ٹیلی ویژن والوں کے پاس محترم سید جہانگیر احمد صاحب، مکرم بی ایم بشارت احمد صاحب اور خاکسار وفد کی شکل میں گئے اور لندن کا شائع شدہ لٹریچر بطور تحفہ دیا گیا اور کہا گیا کہ کل آپ ہماری اس تقریب کو کوریج دیں۔ باوجود اس کے کہ وقت بہت کم تھا لیکن متعلقہ عہدیداران نے کہا یہ تو بہت ہی اچھی خبر ہے ہم اسے کوریج دیں گے چنانچہ نمائش کا افتتاح محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کیا دعا کرتے ہوئے خبروں میں نمائش کے مختلف حصے ٹیلی کاسٹ کئے گئے۔

غیر از جماعت افراد بھی اس روز حاضر ہوئے۔ اخبارات اور ٹیلی ویژن میں ٹیلی کاسٹ کے موقعہ سے ایک دن میں کئی لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ اور غیر معمولی طور پر ان اخبارات نے بھی ہمارے اشتہارات دیئے جو ایک تو کثیر الاشاعت ہیں اور دوسری طرف وہ تعصب کا اظہار کیا کرتے تھے نیز ٹیلی ویژن پر بھی اس سال متعدد دفعہ رابطہ کر کے جشن تشکر کی تقاریب کے لئے جب انہیں بلایا انہوں نے انکار نہ کیا۔ بلکہ اپنا ہی فنکشن سمجھ کر کھنچے چلے آئے۔ اور حقیقت میں اس سال افراد جماعت کو ایسے ایسے ذرائع سے پیغام پہنچانے کی توفیق ملی جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قارئین اس ایک واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ آندھرا پردیش میں تو خاص طور پر تبلیغی میدان ہمارے آقا کی دعاؤں کے طفیل بہت ہی ہموار ہے۔ کہ اس وقت متعدد گاؤں احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب کہ پہلے اس قدر ہی گاؤں چند سالوں میں احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ حضور انور نے افراد جماعت کو اس سال کے شروع میں ہدایت فرمائی تھی کہ صد سالہ جشن تشکر کے سال میں آپ نے اس قدر کام کرنا ہے جو پورے سو سال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کی ولولہ انگیز قیادت و سیادت میں افراد جماعت کو جلد از جلد منزلیں مارنے کی توفیق دے۔ آمین

اسی روز جلسہ مصلح موعودؓ بھی تھا جس میں لجنات، انصار، خدام اور اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔ حبیبی ہال کی سب منزلیں بھری ہوئی تھیں اور اس جلسہ کی خوشی میں خدام کی طرف سے شیرینی کا بھی انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین ؞

اعلانات دعا

(۱) مکرم سید عبد الغنی صاحب نمائندہ بدر بھاگلپور برہ پورہ مندرجہ ذیل افراد کے لئے درخواست دعا کی تحریک کرتے ہیں:-

مکرمہ بی بی فاطمہ صاحبہ کو آنکھوں کی تکلیف ہے نیز نواسی بیمار رہتی ہیں۔

(۲) مکرم شمیم الدین صاحب، مکرم اطہر خان صاحب، مکرم حسن محمد صاحب، مکرمہ نجابی امن آرا صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک ہے۔

(۳) سید عبد الباقی صاحب و خاکسار کے بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔

(۴) اسی طرح افراد جماعت بھاگلپور و برہ پورہ کیلئے خاص دعا کی تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ (ادارہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے چیلنج مباہلہ کو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی (اڑیسہ) کی طرف سے قبول کرنے کا اعلان محض دھوکہ اور فریب ثابت ہو گیا!

از محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی، جنہوں نے گزشتہ سال حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان کیا تھا، اُن کی تازہ تحریر کے مطابق محض دھوکہ اور فریب ثابت ہو گیا ــــ!

مولوی صاحب موصوف اپنی ایک تحریر محررہ ۲۱/۲/۹۰ میں مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

"آپ ہی نے اپنی جماعت کے امام جناب مرزا طاہر صاحب لندن نشین کی وکالت میں مجھے قبولیت مباہلہ کی رسید بھجوائی ہے۔ اس لئے آپ ہی میرے اولین مخاطب ہیں پھر وہ تمام احمدی کہلانے والے حضرات مخاطب ہیں جنہیں تلاش حق و صداقت ہے، خواہ وہ آپ کے مکہ لندن میں رہتے ہوں یا آپ کے مدینہ ربوہ میں ہوں، یا آپ کے بیت المقدس قادیان میں باشندہ ہوں۔" (یہ محض ان کا تجاہل عارفانہ ہے۔ اب تک تو یہ قادیان کو مکہ قرار دیتے تھے اب قادیان کو بیت المقدس اور لندن کو مکہ بنا رہے ہیں نعوذ باللہ من ذالک ـ ناقل) آگے لکھتے ہیں۔

"آپ نے مجھ سے مباہلہ کی تحریر پر دستخط لیا تھا۔ باوجود یہ کہ آپ کی پُر فریب دعوتِ مباہلہ شرعی سقم سے بھرپور ہے پھر بھی میں نے اتمام حجت کے لئے اس کو قبول کر کے دستخط کر دیا۔

اور اب تک اس مباہلہ کی مدت میعاد کبھی کی پوری ہو چکی ہے۔ اور بحمد اللہ العزیز یہ خادم اسلام تائید حق و صداقت کی کھلی نشانی کے طور پر زندہ و سلامت ہے۔ مجھے احمدی کہلانے والے بھائیوں کو سچائی کے قبول کر لینے میں پس و پیش کیوں ہے .....؟"

اس تحریر کے پڑھنے والے ہر شخص پر یہ ثابت ہو گیا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی نے حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کے جس مباہلہ کو قبول کر کے دستخط کئے تھے، انہیں اس مباہلہ کے شرعی ہونے کا ہرگز یقین نہیں تھا بلکہ اس کو پُر فریب اور شرعی سقم سے بھرپور یقین کرتے رہے۔

اب قارئین ہی فیصلہ کریں گے کہ کیا ایک پُر فریب اور شرعی سقم سے بھرپور مباہلہ کو قبول کرنے والا شخص "امیر شریعت" اور عالم دین کہلا سکتا ہے۔!

ایک شخص جو "تریاق" کو "زہر" مشہور کر دے اور پھر اس کو کھا کر اعلان کرے کہ دیکھو یہ کتنا بہادر ہوں کہ زہر نے بھی میرا کچھ نہیں بگاڑا۔ ایسا شخص مداری تو کہلا سکتا ہے، عالم دین، شرع متین اور خادم اسلام ہرگز نہیں کہلا سکتا ....!

شاید اُن کے دل کا چور چھپا رہتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے جو دلوں کے احوال اور پوشیدہ بھیدوں کا جاننے والا ہے، ان کو مجبور کیا کہ وہ ایسا بیان جاری کریں جس سے اُن کے دل کا چور ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جائے اور ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائی اس دھوکہ اور فریب کاری سے واقف ہو جائیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو دعائے مباہلہ کی ہے اُس میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ فریق مخالف ضرور ہی ہلاک ہو جائے۔ ہاں صرف ایک شخص، جو مباہلہ کا آغاز المباہلین اور رائمۃ المکفرین کا گویا امام تھا، یعنی سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق، صرف انہی کے بارہ میں قبل از وقت خبر دیدی گئی تھی کہ اب یہ شخص خدا کی سزا اور پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔ اور اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دنیا نے دیکھ لیا۔ اس کے علاوہ کسی اور کے بارہ میں ایسی وضاحت ہرگز نہیں کی گئی۔

اگر مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کے نزدیک فریق مخالف کا مر جانا ہی ان کے مباہلہ میں کامیابی کی دلیل ہے تو جس مباہلہ کو غیر شرعی ہونے کے باوجود اُنہوں نے محض دُنیا کو دھوکہ دینے کی خاطر قبول کیا تھا، اس میں بھی اُن کے فریق مخالف حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ زندہ و سلامت ہیں پس انہیں چاہیئے کہ اپنے اس مباہلہ میں ناکام و نامراد ہو جانے کا اعلان کر دیں۔ اس کے علاوہ ان کے لئے کوئی اور چارہ باقی نہیں رہ گیا۔ ع

لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر اس "غیر شرعی مباہلہ" میں مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کا زندہ رہنا حق و صداقت کی کھلی نشانی ہے تو پھر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جنہوں نے علیٰ وجہ البصیرت اس مباہلہ کے شرعی ہونے پر یقین رکھتے ہوئے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا، اُن کا زندہ و سلامت رہنا حق و صداقت کی کھلی نشانی نہیں ہے تو اور کیا ہے ــــ!؟

اب بتائیے! مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کس "سچائی" کی طرف احمدیوں کو بلا رہے ہیں۔ ــ ع

بزم دشمن کا یہ بھی اک اعجاز ہے خمار
آئے جو بے خبر یہاں وہ باخبر گئے

جہاں تک اُن کی طرف سے دیئے گئے حوالہ مباہلہ کے چیلنج کا تعلق ہے جو انہوں نے اپنی اسی تحریر محررہ ۲۱/۲ میں دیا ہے کہ

"میری دعوت ہے مباہلہ کو قبول کر کے جس جگہ بھی اکٹھا ہو کہ مباہلہ کرنا چاہیں گے میں وہاں حاضر ہو جاؤں گا۔"

یہ کوئی نیا اعلان نہیں ہے۔ جس دن سے حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے، یہ صاحب اس طرح کے حیلے بہانے تراشتے آ رہے ہیں کہ مباہلہ کے لئے فریقین کا آمنے سامنے ایک جگہ جمع ہونا ضروری ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن و حدیث کی روشنی میں بارہا وضاحت کی جا چکی ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے۔ "مباہلہ" ایک روحانی مقابلہ ہے جس میں دو فریق اپنے اپنے گروہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں گریہ و ابتہال کرتے ہیں کہ اسے خدا دلائل سے تو مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ اب تو ہی اپنے روشن نشانات کے ذریعے حق و باطل میں فیصلہ فرما۔ ظاہر ہے ایسے مقابلہ کے لئے کبڈی یا فٹ بال کے میچ کی طرح فریقین کا آمنے سامنے ہونا ہرگز ضروری نہیں۔

اس تعلق میں مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کی طرف سے گزشتہ سال کے شروع میں "مباہلہ یا قادیانی مغالطہ" کے عنوان سے ایک اشتہار نظارت دعوۃ و تبلیغ میں موصول ہوا تھا جس کے جواب میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے وضاحت کیساتھ آپ کو جواب دیدیا تھا کہ مباہلہ کیلئے فریقین کا ایک جگہ آمنے سامنے ہونا ہرگز ضروری نہیں۔ یہ مضمون بعنوان "جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی اڑیسہ" اخبار بدر کی اشاعت ۲/۳/۸۹ میں شائع شدہ موجود ہے۔

اس کے بعد جو آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کو قبول ہونے کا اعلان کر کے دستخط کر دیئے تو یہی ظنی ہے کہ آپ اپنی ہٹ سمجھ لئے گیا کہ شاید یہ وضاحت آپ کی سمجھ میں آ گئی ہے جس کے نتیجہ میں آپ نے دور بیٹھے ہی مباہلہ کو قبول کر لیا ہے ــــ لیکن اب معلوم ہوا کہ آپ نے خدا کے دربار میں حاضر ہوتے وقت بھی تقویٰ کے طریق کو مدنظر نہیں رکھا اور "قادیانی مغالطہ" کو قبول کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو سال بھر سے دھوکہ میں رکھا۔ افسوس، صد افسوس! آخر آپ کب تک ان سادہ لوح مسلمان بھائیوں کو بہکاتے رہیں گے ــ! ــ ع

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

جہاں تک حضرت امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کا تعلق ہے یہ ہر لحاظ سے شرعی، درست اور جائز ہے کیونکہ اس کے مقبول ہونے کی گواہی اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ظاہر فرما دی ہے۔ مباہلہ کے اس سال میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ پر [illegible] رحمتوں اور برکتوں کی جو بارشیں برسائی ہیں اور دوسری طرف مباہلین اور مکفرین پر ہلاکت اور ذلت و رسوائی کی [illegible] کا جو لعنت برسی اور آسمانی غضب نازل ہو رہا ہے وہ ایک علیحدہ مفصل مضمون ہے۔[*]

[*] اخبار بدر میں مرزا غلام احمد [illegible] شائع ہوتی رہی [illegible] شائع ہوتی رہے گی۔ اگر مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کو اپنی کامیابی کا اس قدر [illegible] ان کو [illegible] قرار دے لینا کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہے۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں۔ فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے ـــــ پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی انتظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہش مند ہوں۔ وہ ایسی جملہ رقوم بنام امیر جماعت احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ؎

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۲۹۲۲۳

ارشادِ نبویؐ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!

مُحتاجِ دُعا

بچے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ

(اپنے بھائی کو ہدایت کرو!)

MOHAMMAD RAHMAT

PHONES:- C/o 393238/893518.

AZ

SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.

45, B. PANDUMALI COMPOUND.

DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY.

400008

AUTHORISED JEEP [illegible] JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR · TREKKER

BEDFORD · CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3,P4,P6 P3.1354

آٹو ٹریڈرز

AUTOTRADERS

16-MANGOE LANE,

CALCUTTA-700001

ٹار کا پتہ "AUTOCENTRE."

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 5222-28 - اور - 1652-28

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیشکش)

بانی پولیمرز۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۶

ٹیلیفون نمبرز:۔ 5206-5137-4028-43

YUBA

QUALITY FOOTWEAR

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے !!

زود جام عشق ۱۰/- روپے
حبوب مفید اٹھرا ۵/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-
روغن عجائب
حب سدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی - ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ
کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD. CALCUTTA. PIN. 700073
PHONES: OFFICE:- 275475 - RESI:- 273903.

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار (در ثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
15-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004.
PHONE No. 76369 - 74350

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE:- [illegible]
CARDBOARD BOX MFG. Co
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN:- TIMBER, TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
PO. VANIYAMBALAM. (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP:- CIGARETTE HOUSE, ANDHERI. (EAST)
PHONES: OFFICE:- 6348179 / REST:- 6289389
BOMBAY-4000[illegible]

مقام مسیح موعود علیہ السلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہم نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱ براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۹۸)

طالبان دعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡٓ اِلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- گوشن احمد، گوہم احمد اینڈ برادرس سناکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 560002.
PHONE:- 605558.

فتح اور کامیابی ہماری مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس،	گڈلک الیکٹرانکس،
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کشمیر	انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں سلائی مشین کے لیے ملیں

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الروف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۸)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

Regd. No P. GDP-23

Registered with the Registrar of News Papers for India at No. R N.61/57.

Phone No 35

The Weekly Badr QADIAN 143516

22 MARCH. 1990 — MASEEH -E-MAUD NUMBER — PRICE Rs. 3 – 00

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE : AUTOMOTIVE

دعاؤں کے محتاج:۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Title Printed at HAMDARD PRINTING PRESS JALANDHAR